سید یونس الحسنی

پیوٹن بش بھائی بھائی

امریکی صدر بش نے دہشت گردی کے خلاف عالمی سطح پر جنگ کا جو ڈھونگ ۹/۱۱ کے بہانے رچایا تھا‘ افغانستان اس کا سب سے پہلا شکار تھا جسے کارپٹ بمباری کے ذریعے کھنڈرات میں تبدیل کر دیا گیا، ہزاروں بے گناہوں کی جانیں تلف ہوئیں۔ طالبان کی امارت اسلامی کے خاتمے کے ساتھ ہی پورا ملک امریکہ اور اس کے خونی اتحادیوں کا تابع مہمل ہو کر رہ گیا۔ تاہم حریت پسندوں کی شدید مزاحمت ہنوز جاری ہے۔ پھر عراق کو تاراج کیا گیا جہاں اتحادیوں نے اپنی پوری قوت داؤ پر لگا رکھی ہے۔ نتیجتاً انسانی جانوں کا اتلاف تادم تحریر اندازوں سے باہر ہے البتہ ایک انہونی ضرور ہوئی ہے کہ اتحادیوں کی خوش فہمیوں کے بالکل برعکس اہل عراق نے انہیں لوہے کے چنے چبانے پر مجبور کر دیا ہے۔ مرتاب طاغوتی اپنے مربھلکے لیڈر سمیت یہ حقیقت تسلیم کرنے لگے ہیں کہ کبھی رات بڑی ہوتی ہے کبھی دن۔ یہی وجہ ہے کہ سرزمین عراق پر بارود برکھا میں تیزی آگئی ہے۔ دراصل یہ دیے کی لو بھڑکانے کا اشارہ ہے انہیں اپنے لش پش ہونے کا احساس بری طرح ستانے لگا ہے۔ انہی سوچوں سے ان کی کپکپی چھوٹنے لگی ہے۔ اس سب کچھ کے باوجود یہ سچائی اپنی جگہ ہے کہ دنیا بھر میں پیشگی حملوں کے بش ڈاکٹرین نے ہمہ جہت خوف و ہراس کی فضا پیدا کر رکھی ہے۔ ہر گوشے میں آگ کا کھیل دھڑلے سے کھیلا جا رہا ہے جس نے نوعِ انسان کو بدامنی اور ہلاکتوں کے نامسعود تحفے کے سوا کچھ نہیں دیا۔ نوے فیصد ممالک کی مخالفت بالائے طاق رکھ کر امریکہ نے جو رویہ اختیار کیا اور جو راستہ اپنایا ہے وہ صرف محرومیوں اور بدحالیوں کا قطب نما ہے۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ کے نام پر چھوڑے گئے اس شوشے نے اس دھرتی کا سکھ چین چھین کر اسے افسردگیوں کے بحر قلزم میں ڈبو دیا ہے۔ معلوم نہیں اس شیطانی فلسفے کے اثرات بد کب تک ظاہر ہوتے رہیں گے اور نسل آدم ان سے دوچار ہوتی رہے گی۔

کس قدر مجبوریاں ہیں اس کی قسمت میں ابھی
کیسے بتلاؤں کہ خود مجھ کو بھی اندازہ نہیں

تاریخ نے ایک اور سیاہ ورق الٹا ہے جس پر دھماکے، وبال، خودکش حملے، بربادیاں، تباہ کاریاں اور خون ریزیاں لکھی ہیں۔ روسی صدر ولادی میر پیوٹن بھی حاطف نکلا ”میں کیوں پیچھے رہوں“ کے نظریے پر عمل پیرا ہو کر اس نے بھی اعلان داغ دیا ہے کہ:

’’چونکہ دنیا میں دہشت گردوں پر پیشگی حملوں کا اعلان پہلی ہی کیا جا چکا ہے۔اس لیے روس بھی ساری دنیا میں دہشت گردوں کے خلاف پیشگی حملے کرے گا۔اس مقصد کے لیے 5.4 بلین ڈالرز رقم مختص کر دی گئی ہے تا کہ یہ جنگ انتہائی موثر انداز سے شروع کی جا سکے۔‘‘

روس کو اس لقندر پنے کی ضرورت اس وقت محسوس ہوئی جب چند چیچن جانبازوں نے گزشتہ دنوں بسلان کے سکول پر قبضہ کر لیا اور سیکورٹی فورسز کی آپریشنل حماقتوں سے سینکڑوں طلباء و طالبات ہلاک ہو گئے تھے۔ہماری دیانت دارانہ رائے ہے کہ خود مسٹر پیوٹن کی غلط روش نے یہ گل کھلائے ہیں ورنہ مجاہدین تو صرف چیچنیا کی آزادی چاہتے ہیں جمہوریہ چیچنیا کسی زمانے میں آزاد خود مختار ریاست تھی جس پر روسی سوشل سامراج نے کمیونسٹ انقلاب کے بعد دیگر ریاستوں سمیت قبضہ کر لیا تھا۔اب جبکہ قازقستان، ازبکستان، تاجکستان، آذربائیجان، کرغیزستان وغیرہ آزاد ہو چکے ہیں تو صرف چیچنیا ہی کیوں زیر عتاب ہے؟ یہ ایسا سوال ہے جس کا روس کے پاس کوئی معقول جواب نہیں۔اہل مغرب نے عجیب منطق گھڑی ہے، کشمیری آزادی مانگیں تو مداخلت کار، فلسطینی حقوق طلب کریں تو تخریب کار، چیچن نعرۂ حریت بلند کریں تو دہشت گرد، عراقی استخلاص وطن کا مطالبہ کریں تو قابل گردن زدنی اور افغان ہمارا وطن خالی کرو پکاریں تو تباہی کے سزاوار آخر یہ کیا ہو رہا ہے؟ کیا کیا جا رہا ہے؟ پہلے سے پھیلا ہوا امریکی شر ہی کیا کم تھا اور کونسی کسر باقی رہ گئی تھی جسے پورا کرنے کا بیڑا اولادی میر پیوٹن نے اٹھایا ہے۔امریکی انتظامیہ بے پناہ غارت گری کے باوصف بڑی ڈھٹائی سے اپنی ہٹ پر قائم ہے۔اب روسی صدر بھی اس کی پیروی پر کمر بستہ ہے۔اس کے بعد صرف اندازے قیافے کی بات ہی کی جا سکتی ہے کہ پیشگی حملوں کا گشٹ دنیا کو تباہی کی کس انتہا تک لے جائے گا۔اس معاملے کا نیا توجہ طلب پہلو یہ ہے کہ برطانیہ نے روسی اعلان کی پرزور حمایت کی ہے جبکہ یورپی یونین اور خود امریکہ نے اس کی سخت مخالفت کی ہے۔شاید پیوٹن نہیں جانتے کہ کمان سے نکلا تیر اور منہ سے نکلی بات پھر نہیں آتے۔انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ اگر دوسرے ممالک بھی اپنی قوت حرب و ضرب اسی ڈاکٹرائن کے پس منظر میں استعمال کرنے کی ٹھان لیں گے تو ہر طاقتور ملک نسبتاً کمزور ملک پر چڑھ دوڑے گا اور کبھی ختم نہ ہونے والی بین الملکی جنگیں شروع ہو جائیں گی۔فوری ضرورت اس امر کی ہے کہ سلامتی کونسل عالمی برادری کے شہ دماغوں سے مشاورت کر کے دہشت گردی کی ایسی غیر مبہم اور مستند تعریف وضع کرے۔تمام ممالک جس کی مکمل پابندی اور پاسداری کریں۔اگر کبھی کسی ریاست پر یہ تعریف صادق آئے تو صرف اقوام متحدہ ہی اس کے خلاف تادیبی کارروائی کرے۔کوئی ملک انفرادی طور پر مداخلت نہ کرے۔بحالاتِ موجودہ یہ بات کہنا جتنا آسان ہے عملاً کئی گنا مشکل نظر آتی ہے۔اب تو اقوامِ متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے بھی ’’بعد از مرگ‘‘ بیان داغا ہے کہ ’’عراق پر امریکی حملہ ناجائز اور بلا جواز تھا‘‘ غیر جانبدار پریس و پرنٹ میڈیا کے مبصرین بہ اصرار یہ بات کہہ رہے ہیں کہ مسٹر بش نے القاعدہ کے تعاقب

کا بہانہ کر کے دنیا کو جارحیت، قتل وغارت گری اور خوف و ہراس کی آماجگاہ بنادیا ہے۔تاریخ انہیں کبھی معاف نہیں کرے گی کیونکہ بقول ان کے اوّل تو ''القاعدہ'' نام کی کسی تنظیم کا وجود ہی نہیں۔اگر ہے بھی تو اس کا مقصد دنیا بھر کے مسلمانوں کو آبرومندانہ زندگی گزارنے کے عالمی حقوق دلانا ہے۔فلسطینیوں، کشمیریوں، افغانوں اور چیچنوں کو آزادی وخودمختاری دلانا انہیں مضبوط تر بنانا ہے۔یہ لوگ اپنے ملکوں یعنی مسلم ممالک کو اسلامی امارات کے سانچوں میں ڈھالنا چاہتے ہیں۔اسلامی تہذیب وتمدن، معاشرت اور معیشت کا ہر سطح پر تحفظ چاہتے ہیں۔ان کی خواہش ہے کہ مادیت پرستی کی منحوس کیفیات سے نکل کر مسلمان اپنی زندگیوں کو دین اسلام کی برکتوں سے بہرہ مند کریں۔مسلم ملکوں میں خالصتاً اسلامی نظام شورائیت ہو تمام قوانین محسن انسانیت حضرت محمد ﷺ کے عطا فرمودہ ضوابط کے عین مطابق ہوں۔خواتین با حجاب و باحیا ہوں اور مرد بھی شرم وحیاء کی نعمت سے مالا مال ہوں۔

اگر مندرجہ صدر باتیں درست ہیں اور ان لوگوں کا مشن فقط فروغ ونفاذ اسلام ہی ہے تو راقم الحروف ان سے مکمل اتفاق کرتا ہے۔یہ تاریخ عہدِ حاضر کی ہمالہ قامت سچائی ہے کہ صلیبی ممالک نے اپنے ہاں اپنی پسند کے نظام ہائے حکومت رائج کئے اور خود تراشیدہ عریاں تہذیب کو اپنے لیے پسند کیا ہے۔بالکل اسی طرح مسلم عوام کو بھی یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے ملکوں میں اپنا دینی نظام نافذ کریں اور دینی تہذیب کا احیاء کریں۔افغانوں نے یہی نیو اٹھائی تھی تو اتحادیوں نے ان کی امارت اسلامی کی اینٹ سے اینٹ بجادی آخر کیوں؟ وہ کس وجہ سے اسلامی امارت کے آغاز کو تہذیبی جنگ قرار دیتے رہے؟ جمہوری اصولوں کے مطابق اہل مغرب کے پاس کوئی جواز نہ تھا۔ٹریڈ سنٹر یہودیوں نے تباہ کیا اور حملہ افغانستان وعراق پر۔اب شام اور ایران کو آنکھیں دکھائی جارہی ہیں۔یہ کونسا اخلاقی ضابطہ اور قانون ہے۔چیچنیا میں روس ظلم وجور کا بازار گرم کئے ہوئے ہے تو اس کا ردّعمل فطری سی بات ہے۔اسی کیفیت سے برافروختہ ہو کر ولادی میر پیوٹن نے بھی بش کا سچا پیروکار ہونے کا اعلان کر دیا۔ہم تو روز اوّل ہی سے روس امریکہ ملی بھگت اور منافقت کے مظاہرے شرق اوسط میں دیکھتے چلے آرہے ہیں۔اس لیے ہمیں یہ کہنے میں ذرہ برابر ہچکچاہٹ نہیں کہ مسلم دشمنی ان دونوں لیڈروں کے رگ وپے میں سرایت کر چکی ہے۔یہ دونوں ہی مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے نابود کر دینا چاہتے ہیں۔دونوں ہی مسلم ممالک کے معدنی وسائل پر بہ لطائف الحیل قابض ہونا چاہتے ہیں اور دونوں ہی ہوس ملک گیری میں مبتلا ہیں۔

اس لیے اگر یہ نعرہ لگایا جائے تو بالکل درست ہوگا کہ ''پیوٹن بش، بھائی بھائی''